یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R. L. N. 352

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عہ
والیان ریاست ...
... سے
مطالک غیر سے ...
اُجرت اشتہار
... فی سطر ... خط ...

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام ... مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے ۔
(۲) بیرنگ خطوط ... نہیں ہونگے
(۳) نامہ نگاروں کی خبریں اور مضامین بشرط پسند درج ہونگے

زیر ادارت ... امرتسر پنجاب

جلد ۳

اہل حدیث

امرتسر ۔ ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۱۷ ۔ رجب المرجب ۱۳۲۴ھ یوم الجمعہ

ڈاکٹر عبد الحکیم خان اور مرزا صاحب قادیانی

ع خوب گذرے گی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو

ناظرین کو معلوم ہوگا ۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال تک مرزا صاحب قادیانی کے مخلص مرید رہکر ان کی اندرونی کرتوتوں پر واقف ہو کر برگشتہ ہو گئے ہیں خدا کی شان بحکم آہن با آہن باید کوفت ۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی الہامات کا دعویٰ ہے ۔ مرزا صاحب کی بابت الہام ہوا ہے ۔ کہ وہ (مرزا) مسرف ۔ عیار اور کذاب ہے ۔ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا ۔ اور اسکی میعاد تین سال بتلائی ۔ ادہر مرزا صاحب کو بھی ڈاکٹر صاحب کی بابت الہامات ہوئے ہیں ۔ جو انہوں نے ماہ اگست کے ... اشتہار شائع کردئے ہیں ۔ جنکا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ خدا ناقصوں اور جھوٹوں میں تمیز کر دیگا ۔ وہ مصلح اور صادق کو دیکھتا ہے ۔

بہت خوب! اب دو فریق الہامیوں کا دنگل پبلک کے سامنے ہے ۔ جسکو خدا فتح دے ۔ اسکی فتح ہوگی ۔ ان الہاموں میں تو ہم کسیطرح کی گفتگو نہیں کرتے نہ ہی ہمارا شایاں حق ہوگا ۔ کہ جس کوچے سے ہم ناآشنا ہیں اس میں دخل دیں ۔ نہ ہم الہامی ہیں نہ ہی الہامی کے باپ نہ بیٹے ۔ مگر ہاں اس مقابلہ میں ہمیں ایک وجہ سے خطرہ ہے ۔ ایسا نہ ہو وہ خود ہی پیش کر کے ہر دو فریق قیمتی میں گذارش کرتے ہیں ۔ کہ ذرا اپنے الہاموں کی تشریح اور صفائی کر دیں ایسا نہ ہو کہ پبلک تین سال تک ... کی تکلیف اٹھا کر آخر اتنا ہی حاصل کرے جو کہ کندن و کاہ برآوردن کی مثال کو پورا کرے ۔

(۱) ڈاکٹر صاحب نے تو اپنی پیشگوئی کو تین سال تک محدود کر دیا ہے مگر مرزا صاحب نے حسب عادت مستمرہ قید ہی رکھا ہے یعنی صادق کاذب کی پہچان کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کی ۔

(۲) ہم حیران ہیں کہ مرزا صاحب کو اس الہام کی آج کیا ضرورت پیش آئی آپ تو اس سے قبل کئی سال اشتہار میعادی مباہلہ دیا تھا ۔ جس میں لکھا تھا ۔ کہ تین سال کے اندر اندر میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائیگا ۔ ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے اس اشتہار کو آپ ہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں :-

"اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا ۔ ... اگر یہ میری جناب سے الہامات ہیں ۔ تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے اور کوئی نشان دکھلا ۔ اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے ۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اوٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں

تفسیر ثنائی اردو ۔ ستمبر کے مہینے میں چاروں جلدیں مسلغ ... (للعہ) پیشگی محصول ۸ر

تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کاذب و کذاب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائینگے. کوئی ایسا نشان دکھلا. کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو (اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

گو یہ الفاظ دعائیہ ہیں – مگر مرزا جی اپنے رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۸ پر اس دعا کو پیشگوئی قرار دیتے ہیں – پھر ہمارا کیا حق ہے – کہ ہم اس کی نسبت یہ گمان کریں – کہ یہ صرف دعا ہی دعا ہے – جس کی قبولیت قطعی نہیں – اسلئے کہ ایک تو مرزا جی کی دعا ہے – کسی معمولی آدمی کی نہیں – مرزا جی تو اپنی دعا کی بابت اسی اشتہار کے صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں :-

سنئیے !

"مجھے بار بار خدا تعالی مخاطب کرکے فرماچکا ہے – کہ جب تو دعا کرے – تو میں سنونگا"

اب سوال یہ ہے. کہ اس سہ سالہ پیشگوئی کا جسے ختم ہوئے بھی آج چار سال ہونے کو ہیں. کیا اثر ہوا کیا اس مدت کے اندر مرزا جی کی تائید میں کوئی نشان ایسا ظاہر ہوا. جو اس پیشگوئی کو صادق کر سکے. اگر ہوا تو کیوں اسے کافی سمجھکر پیش نہیں کیا جاتا. ڈاکٹر صاحب کے حق میں ایک جدید غیر محدود پیشگوئی کیوں کیجاتی ہے – اور اگر اسکا ظہور کچھ نہیں ہوا – اور واقعی کچھ نہیں ہوا. تو پھر اس کے نہ ہونے پر جو آثار مرتب تھے – وہ کہاں گئے – آپ بھولے ہوں تو میں آپ ہی کے الفاظ میں وہ آثار نقل کرتا ہوں مرزا صاحب فرماتے ہیں.

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائینگے. میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کرے – جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں – تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں – کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا – جو میرے پر لگائے جاتے ہیں – میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کرلیا ہے. کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہو – تو میں

الیسا مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن

ہوں. جیسا کہ مجھے سمجھا گیا – صفحہ ۳ (مہر کشف ارکان فرگرد)

مرزا جی یا ان کے دوستو! ہمارا حق ہے یا نہیں کہ ہم مرزا جی کے ان الفاظ پر جو اس پیشین گوئی کے عدم ظہور پر آپ نے خود ہی فرمائے ہیں – سعدی کے الفاظ میں اپنا ایمان یوں ظاہر کریں ؎

اے اولہ خودغرض و کام مرزا ✦ اے نحوست فرجام مرزا

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو ✦ رسول حق بانتا کام مرزا

ڈبویا قادیاں کا نام تو نے ✦ کہیں کیا اسے بدنام مرزا

قادیانی الہاموں کا مقابلہ

مورخہ ۱۱ – اگست ۱۹۰۶ء کی رات

کو مجھے خدا تعالی نے خبر دی ہے کہ اے میرے بندے تیری فکر کیونکر پریشان ہے – تجھے اس فکر کے مٹانے کے لئے ایک خبر سناتا ہوں – اسکے بعد مجھے معلوم ہوا – ایک کہنے والا کہتا ہے. ہندوستان میں یا کسی اور علاقہ میں جتنے مرزا صاحب کے مرید ہیں – انہیں سے ایک ماہ کے عرصہ تک بہت مریدوں کو ہدایت ہو جائیگی یعنی اپنے مسیح زمان کو چھوڑ پائیں گے – پھر اُن کے مریدوں کا کم از کم تیسرا حصہ اصلی مشغول کیطرف لوٹ آئیگا (دیدہ باید – اڈیٹر)

ہمارے اگست ۱۹۰۶ء رات کو مینہ ور دو ولطف کے بعد دعا کی یا باری تعالی یہ کیا معاملہ ہے – کہ دنیا میں مرزا صاحب نے جس قسم کا دعوی کیا ہو – کہ تمام دنیا کے علماء تو اسکو برا جانتے ہیں – مگر وہ بذات خود نبوت کا دعوی رکھتا ہے – وہ اپنے خیال میں اپنے آپکو ٹھیک سمجھتا ہے – اس کے بعد خدا تعالی کی طرف سے ایک آواز آئی اے میرے بندے – تجھے خوش خبری سنائی جاتی ہو کہ عنقریب وہ زمانہ آتا ہو – یعنے تین مہینہ کے عرصہ میں اسکے وجود پر یعنی مرزا صاحب کے وجود پر ایک حادثہ ہونیوالا ہو جسکا عرصہ یہ ہوگا. کہ مرزا صاحب خود ایک بیماری میں ایسے مبتلا ہو نگے – کہ بیماری کے باعث اسکے جسم کا ایک طرف رہ جائیگا اب میں نہیں جانتا – کہ اس بیماری کو دھرنگ کہتے ہیں یا کیا اور – اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا کہ ان کی آنکھوں کا نور بھی کم ہو جائیگا – میں خاص نیت سے تمام مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ بندہ کو مرزا صاحب کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ یہ لہ راستی اور نیک نیتی کے اعلان کرتا ہوں نہ اسلئے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا ہو – مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں ✦

راقم الحروف. غلام نادر – تاجر امرتسری چونکا جنت پوسنی بازار گلکنڈی

ahmadimuslim.de

ایڈیٹر: امر درست ان الہاموں کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ مگر اس کے کہ ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ (قال اگر جھوٹا ہے تو ذلیل ہوگا) ہاں مدت کچھ زیادہ نہیں دیکھا جائیگا۔

عُرسوں کی ممانعت اور الوسیلۃ کے معنی کی تحقیق

خوشی کا ذکر ہے کہ منشی نواب الدین صاحب سوداگر چرم امرتسری نے ایک مضمون بعنوان "عرس" کا ریفارمر اخبار وکیل امرتسر میں چھپوایا تھا۔ جو ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے ۲۹ جون کے اہلحدیث میں بھی نقل کیا گیا تھا۔ مضمون معنونہ میں منشی صاحب ممدوح نے خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی نسبت عرسوں کے قیام میں امداد کرنے اور مردگاں سے حاجات طلب کرنے کے متعلق اظہار افسوس کر کے خواجہ صاحب کو کئی ایک آیات سنا کر توجہ دلائی تھی کہ توحید وسنت کا یہ منشا ہرگز نہیں جو آجکل مقابر اولیاء کے متعلق ہو رہا ہو۔ اور آخر میں خواجہ صاحب کی تعریف اور علمی لیاقت کا اظہار کر کے بڑے وثوق سے یہ آرزو کی تھی کہ وہ اس اصلاح کو ضرور قبول فرماویں گے۔ اور عرسوں کی رسم کو یک قلم بند کرنے کی کوشش کرینگے۔ مگر خواجہ صاحب نے منشی صاحب کی اس دلی خیرخواہی کو شکریہ کے ساتھ اور تھینکس (Thanks) کہکر قبول فرمانے کی بجائے الفاظ سختی کے ساتھ بد عطائے ریفارمر کہکر واپس کیا۔ اور [illegible] کے وکیل میں "مصیبت میں خدا یاد نہیں رہتا" کے ہیڈنگ سے ایک مضمون لکھکر اس قدر رگڑا ہے اور طعن و تشنیع کی تصدیق کر دکھائی۔ جو ایسے بڑے عالم تجربہ کار اور مصلح قوم کی شان کے ہرگز مناسب نہ تھا۔

ہم ان ذاتیات کے معاملات کو خواجہ صاحب جانیں یا منشی صاحب۔ ہم کو اُن سے غرض نہیں۔ ہمیں کیا ہے کہ غرض پڑی کہ ہم کسی کے معاملات میں دخل دیں۔ ہاں ہم ضرور کہینگے کہ خواجہ صاحب نے عرسوں کے قیام اور بزرگان کی ارواح سے امداد طلب کرنے کو جائز کر دیا۔ اور وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ سے اس دعوی کو مدلل کیا۔ یعنی اس آیت سے ثابت کیا کہ خدائی تعلیم کے موافق صوفی لوگ ارواح بزرگان کو وسیلہ لاتے ہیں۔

اس آیت کے معنی میں لفظ الوسیلۃ کے مفہوم و مطلب کو واضح کرنا ضروری ہے۔ سنئے!

لغت عرب کی مشہور اور معتبر کتاب قاموس میں صاف لکھا ہے کہ الوسیلۃ کے معنی قرب حاصل کرنے کے ہیں۔ چنانچہ حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فارسی ترجمہ قرآن شریف میں اس آیت کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں:۔ "اے مسلماناں بترسید از خدا و بطلبید قرب بسوئے او" جس کا مطلب بالکل واضح ہے۔ کہ مسلمانوں کو خدا فرماتا ہے۔ کہ اللہ سے ڈرو اور نیک عمل کر کے اس کی طرف نزدیکی اور تقرب حاصل کرو۔ الوسیلۃ کا لفظ سارے قرآن شریف میں صرف دو جگہ آیا ہے ایک تو مذکورہ بالا آیت میں جسے خواجہ صاحب اپنے دعوی کی دلیل لائے ہیں۔ جو سورہ مائدہ کے چھٹے رکوع میں ہے دوسری آیت سورہ بنی اسرائیل کے چھٹے رکوع میں اس طرح وارد ہے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ ۔ اس کا ترجمہ شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ "آنجماعہ کہ ایشاں را مے پرستند کافراں (یعنی عیسیٰ و عزیر و ملائکہ) طلب میکنند بسوئے پروردگار خویش قرب را کہ کدام قریبتر ایشان نزدیکتر باشد" جن لوگوں کو مشرک خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ بزرگ خود خدا تعالی کی طرف نیک اعمال کر کے قرب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ یعنی ان کا مقصود تقرب الی اللہ ہی ہوتا تھا۔

تفسیر جلالین میں پہلی آیت کی ذیل میں لکھا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ (خافوا عقابه بأن تطيعوه) وَابْتَغُوا (اطلبوا) إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (ما يقربكم إليه من طاعته) یعنے مسلمانو! خدا کے غضب سے ڈر کر اس کی اطاعت کرو۔ اور ایسے کام کرو۔ جو تم کو اللہ کے نزدیک کریں۔ ایسا ہی دوسری آیت کی تفسیر میں مرقوم ہے "أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ (هم آلهة) يَبْتَغُونَ (يطلبون) إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ (القربة بالطاعة)" کہ نیک لوگ جن کو مشرکوں نے معبود سمجھ رکھا ہے وہ خود خدا کی فرمانبرداری کر کے اس کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے۔ وَابْتَغُوا (اطلبوا) إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ اى القربة یعنی نزدیکی۔

دوسری آیت کی تفسیر میں یوں لکھا ہے۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ (اى يطلبون الى ربهم الوسيلة اى القربة)

الغرض تمام معتبر تفسیروں میں وسیلہ کے معنے تقرب کے لئے گئے ہیں اور محاورات عرب، اور لغت عرب کی کتابوں میں بھی یہی معنی مراد ہیں۔ اور علاوہ ازیں اذان کی دعا "آت محمدن الوسيلة والفضيلة" جو حدیث میں آئی ہے صاف دلالت کرتی ہے۔ کہ وسیلۃ کے معنے تقرب الی اللہ ہی کے ہیں۔

جو لوگ باوجود ایسے معتبر حوالجات کے ہوتے ہوئے وسیلۃ کے معنی [illegible]

آیات متشابہ
اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق تمت

ادب العرب

ahmadimuslim.de

یعنے ذریعہ کے کرتے ہیں۔ وہ معنے چونکہ لغت عرب اور محاورات عرب کے بالکل مخالف ہیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں ہو سکتے۔

قطع نظر اسکے اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے۔ کہ خواجہ صاحب کے معنے وسیلہ کے ذریعہ صحیح ہیں تو خواجہ صاحب کی تاویل تب بھی صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ عرسوں کی حاضری بھرنے والے اور وہاں جا کر اپنی حاجات کے لئے دعائیں مانگنے والے یہ خیال تو کبھی نہیں کرتے۔ کہ اے بزرگ ہم آپکو خدا کے پاس اپنے لئے ذریعہ بنا کر اپنی حاجات طلب کرتے ہیں۔ بلکہ وہ تو جو کچھ مانگتے ہیں۔ بعض اہل قبور ہی سے مانگتے ہیں۔ اور اکثر صد کہ ان بزرگوں کے پاس وسیلہ اور اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لئے ذریعہ بناتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے وظائف اور دعائیں اسکی شاہد ہیں جیسا کہ

شیئاً للہ معین گدائے مستمند ✱ المدد خواجہ معین نواجہ نقشبند

اور ؎

شیئاً للہ معین گدائے دل حزیں ✱ المدد خواجہ معین رشاہ نوردین

ایسا ہی ؎

خذ بیدی یا شاہ جیلاں خذ بیدی ✱ شیئاً للہ انت نور احمدی

اور ؎

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن ✱ در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا

وغیرہ وغیرہ کلمات سے یہ مطلب صاف ظاہر ہے کہ وہ لوگ اصحاب قبور کو اپنی دعاؤں کی اجابت کیلئے ذریعہ نہیں بناتے بلکہ خود انہیں کو قاضی الحاجات سمجھتے ہیں۔ مگر اس عقیدہ کی تردید قرآن شریف کی سطر سطر سے ملتی ہے کہ بزرگان کسی کی حاجات کو نہ تو سنتے ہیں اور نہ پورا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ سورہ فاطر کے دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ اور خواص عبادت کا بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہے۔ کہ

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ یعنی مذکورہ بالا صفات والا اللہ ہی تمہارا پروردگار ہے (زمین آسمان کی) بادشاہت اسی کی ہے۔ اور جن لوگوں کو تم پکارتے ہو۔ ان کے ملک میں تو ذرہ سی چیز بھی نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو۔ تو وہ نہیں سنتے۔ اگر بفرض محال سن بھی لیں۔ تو تمہاری دعا قبول نہیں کر سکتے اور قیامت کے روز تمہارے شرک سے صاف انکار کر دیں گے۔ (یعنی کہدینگے کہ یہ پکارنا اور دعائیں ہماری منشا اور تعلیم کے خلاف کرتے رہے)۔

آیت موصوفہ کے سیاق اور صیغوں سے یہ بات صاف واضح ہے کہ بتوں کو متعلق نہیں۔ بلکہ مردہ بزرگوں کی بابت ہے۔ کہ جن سے لوگ اپنی حاجات طلب کیا کرتے ہیں۔ سورہ الفرقان کے دوسرے رکوع سے اسبات کی کافی شہادت ملتی ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَقُولُ أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا

یعنے قیامت کے روز مشرکوں اور ان کے معبودوں کو اللہ تعالیٰ جمع کریگا۔ پھر (معبودوں کو) فرمادیگا۔ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا (کہ وہ تمہاری پوجا پاٹھ میں لگے رہے) یا وہ خود گمراہ ہو گئے؟ تو وہ جواب دینگے۔ کہ الٰہی! تو تو پاک ہے ہمیں تو خود یہ مناسب نہیں۔ کہ تیرے سوا کسی اور کو والی بنائیں (پھر ہم سے یہ کب متصور ہو سکتا ہے کہ ہم نے لوگوں کو اپنی عبادت کرانیکی تعلیم دی ہو۔ ہاں) تو نے ان کو اور ان کے باپ اجداد کو (اپنی نعمتوں سے) بہرہ مند کیا یہانتک کہ نصیحت بھول گئے اور ہلاک شدہ قوم ہو گئے۔

آپ سنئیے! سلف صالحین اس کے متعلق کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت فریدالدین صاحب عطار رحمۃ اللہ علیہ اپنے پندنامہ میں لکھتے ہیں ؎

در بلا یاری مخواہ از ہیچکس ✱ زانکہ نبود جز خدا فریادرس

غیر حق را ہر کہ خواند ای پسر ✱ کیست در دنیا از و گمراہ تر

شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں۔ کہ

نداریم غیر از تو فریادرس ✱ توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

خواجہ صاحب کی مزید تشفی کیلئے ہم سلسلہ قادریہ کی حضرت محبوب سبحانی مخدوم جہانی مولانا الشیخ السید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ العزیز کی کتاب فتوح الغیب کے مقالہ ۶۲ سے چند الفاظ اس عقیدہ کے متعلق نقل کرتا ہوں۔

آپ پہلے ایک حدیث کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔ اذا سئلت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ جف القلم بما ھو کائن ولو جھد العباد ان ینفعوک بشئ لم یقضہ اللہ لک لم یقدروا علیہ ولو جھد العباد ان یضروک بشئ لم یقضہ اللہ علیک لم یقدروا (یعنی جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے کیا کر اور جب تو مدد چاہے۔ تو اللہ ہی سے چاہا کر۔ جو کچھ ہونا ہے۔ ہو چکا۔ اگر تمام خلوق

تجھے کچھ فائدہ پہنچانا چاہے۔ جو خدا نے تیرے لئے مقدر نہ کیا ہو۔ تو کبھی قدرت نہ پا سکیں گے۔ اور اگر تمام مخلوق تجھے کسی قسم کا ضرر پہنچانے کا ارادہ کرے۔ جو خدا نے تیرے حق میں مقدر نہ کیا ہو۔ تو کبھی نہ پہنچا سکیں گے " کیونکہ ع

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

اس حدیث کو نقل کر کے فرماتے ہیں۔ فینبغی لکل مومن ان یجعل ھذا الحدیث مرآۃ لقلبہ وشعارہ ودثارہ وحدیثہ فیعمل فی جمیع حرکاتہ وسکناتہ حتی یسلم فی الدنیا والآخرۃ ویجد العزۃ فیھما برحمتہ اللہ عزوجل (یعنی مسلمان کو چاہئے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا آئینہ اور اپنے جسم کا بیرونی اور اندرونی لباس بنائے اور اپنی ہر ایک بات میں اسی کو پیش نظر رکھے اور اپنی تمام حرکات وسکنات میں اسی پر عمل کرے (کہ خدا کے سوا کسی مخلوق سے استمداد و استعانت نہ کرے نہ کسی سے نفع ونقصان کی امید رکھے) تاکہ دنیا اور آخرت میں سلامتی سے رہے اور اللہ کی رحمت سے عزت پاوے)

انہی اسلامی احکام اور بزرگان دین کی زوردار تاکیدات کو مدنظر رکھکر مولوی خرم علی صاحب حنفی کی نظم کو کسی صاحبدل نے مسدس کیا جس کے دو تین بند لکھنے اس جگہ مناسب ہیں۔ جو یہ ہیں ؎

تجھے اے بوالہوس کیا ہو گیا ہو
عبث کیوں در بدر یوں رو رہا ہے
دل ہے گر نبی سے آشنا ہے
نہیں کیا اب تلک تو نے سنا ہے

منادی کر رہا قرآن کے اندر
میرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر

وہی دے جسکو چاہے عزت و جاہ
کرے چاہے جسے خوار و ذلیل آہ
مصیبت میں اسی سے تو مدد چاہ
نہ گمراہوں کی صورت تو ہو گمراہ

نہیں طاقت سوا اس کے کسی میں
کہ کام آوے تمہاری بیکسی میں

تجھے کو ہیں عقل ہو تیری تو بہتر
جو ناحق مانگتا پھرتا ہو در در
ولی اور غوث اور سارے پیمبر
بلا شک جان ہیں محتاج داور

جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا؟

یہی وہ مبارک تعلیم تھی کہ جس کی اشاعت کیلئے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سید الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک ... کے [illegible]

مبعوث و مامور ہوتے رہے۔ اسی لئے بزرگان دین اور سلف صالحین استمداد غیر اللہ کی ممانعت ہمیشہ کرتے رہے جس کے نمونے کی ایک جھلک دیکھ چکے۔ پھر اس مسئلہ کے متعلق اتنے بڑے دلائل اور پختہ ثبوت کے ہوتے ہوئے بھی خواجہ صاحب جیسا لائق شخص استمداد غیر اللہ کو جائز سمجھے تو سخت تعجب اور حیرت کا مقام ہے

ہاں زندوں سے اُن کی حسب طاقت مدد چاہنے کی اسلام میں اجازت ہے اور تعاونوا علی البر والتقوی کے یہی معنے ہیں کہ ایک زندہ بھائی دوسرے کی کسی طرح کی امداد جو خدا نے انسانوں کی طاقت میں دی ہے۔ کر سکے تو کر دے اس میں کوئی شرک نہیں لازم نہیں آتا۔ خواہ نقدی سے یا دعا سے جس طرح ہو مدد کرے۔

باقی رہا عرسوں کا قیام

سو اس کی بابت دو حرفی فیصلہ ہو کہ سب نبی آدم بزرگ اور انبیاء کے سردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر عرس جائز ہوتا تو پھر آپ کا ہوتا پھر آپ کے بعد افراد امت میں سے کسی اور بزرگ کا۔ سو اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ نے سے لکھنے والا فرمان ملاحظہ طلب ہے جہاں ارشاد ہو کر لا تجعلوا قبری عیدا یعنے مسلمانو! میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنالینا۔ پس جب حضور نے اپنے واسطے فرما دیا۔ کہ میری قبر کو عید۔ عرس۔ یا میلہ گاہ نہ بنانا تو اور کون اسکو جائز قرار دے سکتا ہے۔

اگر خواجہ صاحب کو شبہ گذرے کہ یہ وہابیانہ تعلیم کا نمونہ ہے تو ان کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ گروہ ہندوستان کے رئیس الحنفیہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی مرحوم ومغفور (جن کے ساتھ خواجہ صاحب اپنی شاگردی کو بڑے فخر سے بیان فرمایا کرتے ہیں) کا فتوی متعلق عرس فتاوی رشیدیہ مطبوعہ اہل اسلام پریس مراد آباد میں غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں مولانا موصوف عرس کی ممانعت کا فتوی دیکر مولانا محمد اسحق صاحب دہلوی مہاجر رحمۃ اللہ علیہ (جو تمام ہندوستان کے علمائے محدثین کے اُستاد و استاد زادہ۔ نواسہ و شاگرد و خلیفہ مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے ہیں) کی اربعین کی عبارت مندرجہ ذیل نقل کرتے ہیں وھو ھذا۔

مقرر ساختن روز عرس جائز نیست در تفسیر مظہری می نویسد

لا یجوز ما یفعلہ الجہال بقبور الاولیاء والشہداء من السجود والطواف حولھا واتخاذ السرج والمساجد الیھا ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیاد ویسمونہ عرسا انتہی۔ یعنی اولیاؤں اور شہیدوں کی قبروں پر سجدے اور طواف کرتے اور چراغ جلاتے اور ... [illegible] ... جاہلوں کی باتیں ہیں۔

ahmadimuslim.de

اہل علم کا یہ شیوہ نہیں اور سب ناجائز ہیں۔

پس امید ہے کہ خواجہ صاحب اب تو عرسوں کی رسم کے مٹانے میں کوشش کرینگے اور اگر مٹانا ناپسند کریں۔ تو کم از کم اتنا تو ضرور کریں کہ مٹانے والوں کی مخالفت چھوڑ کر بحکم کُونُوا مَعَ الصَّادِقِیْنَ۔ اُن کا ساتھ دیں اور انہیں برا نہ سمجھیں آگے خواجہ صاحب کو اختیار ہو کہ جو پسند آوے کریں۔ ہمارا کام تو اصلیت سے آگاہ کرنا ہے۔ جو حتی المقدور کر بھی دیا اور انشاء اللہ آئندہ کرتے رہینگے ؎

من نگویم کہ این مکن آن کن + مصلحت بین و کار آسان کن

الراقم۔ بندہ علم الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر اہل حدیث

دہرمپال نہیں دہرم گال ہے

جفا جو سنگدل بے رحم ظالم
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہی ہو

ہم اکیلا ہی نہیں بلکہ بعض دوراندیش آریوں کا بھی یہی خیال ہے کہ اس بدزبان لڑکے کی غرض صرف شہرت حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار پرچارک کا ایڈیٹر بھی ۲۳۔ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے :- کہ

"دہرم پال کا مطلب بجز اس کے کیا ہے :- کہ

تا کہ مشہور ہوں ہزاروں میں ہم بھی پانچویں سواروں میں"

اس بدزبان اور کور باطن کے منہ اور قلم سے جب کبھی کوئی تقریر یا تحریر نکلتی ہے۔ مسلمانوں کی دل شکنی ہوتی ہے" ۲۳۔ اگست کے اخبار پرکاش میں اپنے سفر کا حال لکھتا ہے۔ کہ میں نے سرحدی مسلمانوں کو نیلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ بہت خستہ حال ہیں۔ ہندو خوشحال ہیں۔ پھر مسلمانوں کی خستہ حالی اور نیلگوں لباس سے اسلام کی تحقیر اور تذلیل کس پیرایہ میں کرتا ہے کہ الاماں۔ حالانکہ کسی قوم کے افراد کی خستہ حالی اور خوشحالی سے اُس کے مذہب پر کوئی اثر اور اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ہمارے دوست شیخ عبد العزیز (سابق مجلد نیا پرشاد) نے اپنی کتاب **تحفہ آریہ سماج** میں بعض ممبران آریہ سماج کی کیفیات درج کی ہیں۔ تو اسی بدزبان نے ۲۴ مئی کے پرکاش میں لکھا تھا کہ یہ (شیخ صاحب) فرنگی محقق نکلا ہے۔ کہ شخصی رائیں پر دہرم کی تحقیق کرتا ہے حالانکہ خود بھی اسی جرم کا مرتکب تھا۔ کہ اپنی تہذیب کی جلد ۳ نمبر ۲ کے صفحہ ۲۳ پر لکھتا ہے۔ کہ سوامی دیانند کی تفسیر کے سوا کوئی تفسیر ہمارے نزدیک معتبر نہیں۔ کیا یہ شخصی رائے پر انحصار نہیں؟ خیر اسے بھی جانے دیجئے دیکھئے

آج یہ کیا ہو رہا ہے کہ ایک قوم کے نیلگوں لباس سے اسلام پر تمسخر اڑاتا ہے۔ کیا یہ فرنگی محققوں کا کام ہے۔ نہیں بلکہ بھنگی حقہ نوشوں کا ہے۔

او دھرمپال! افسوس ہے۔ کہ تم نے آریہ سماج میں ... جا کر لائق آدمیوں کی تعداد کو نہ بڑھایا۔ بلکہ اُسی تعداد کو زیادہ کیا۔ جسکی آریہ سماج میں پہلے بھی کبھی نہ تھی ؎

دغا۔ شوخی۔ شرارت۔ بیحیائی۔ فتنہ پردازی
تجھے کچھ اور بھی اے نرگس بیمار آتا ہے

(سب ایڈیٹر)

مسئلہ شہادت

۱۰۔ مئی و ۲۵۔ مئی و ۲۰۔ جون ۱۹۰۶ء کے شائع شدہ پرچہ اہل حدیث کو سنکر مرزا حیرت بھی چپ ہو گئے نہ میری تقریر و تحریر کی داد دی نہ جواب ہی لکھا نہ مسئلہ انکار شہادت سے رجوع کیا۔ فرحت کے گھونٹ کی طرح پی کر بیٹھ رہے نہیں معلوم یہ کیسی خاموشی ہے شاید پہلی صدی ہجری کی کتب خوارج دمشق اور کوفہ سے اپنا مطلب تلاش کر رہے ہوں گے لیکن کیا خاک ملیگا۔ اہل سنت تو کیا مانتے بلکہ خوارج سے بھی اپنا ہم صفیر ایک نہ پائینگے مجھے سوجھا تھا کہ دو چار قدم ہم بھی حیرت جی کے پیچھے پیچھے دوڑیں گے کوئی صاحب تعاقب نہ سمجھیں۔ بلکہ خادمانہ طور پر لوٹا ڈوری کمر سے باندھ بہ تکلیف اُن کے پیچھے چلے جائینگے۔ مگر افسوس مرزا صاحب تو آرام سے سو ہی رہے پھر ہمیں کو گذرانا پڑا ؎

بجا ہوا جو اُن کی خموشی سے کچھ ملال مجھے
جواب دینے لگی طاقت سوال مجھے

ایکدن وہ تھا۔ کہ مرزا صاحب آوازے کس رہے تھے۔ کہ کہاں ہیں فاضل بجنوری اور کہاں ہیں مولوی الطاف حسین صاحب حالی۔ کیوں نہیں ہمارے مقابلہ میں قلم اٹھاتے اب وہ تعلی حیرت جی کی کہاں گئی؟ شاید شہدائے کربلا کے رنج و الم میں محو ہو کر گوشہ خاموشی اختیار کر لیا ہے۔ اگرچہ اس میں ہمارا بھی مطلب حاصل ہے۔ مگر ایک آنچ کی کسر باقی ہے۔ چونکہ حیرت جی نے ہمارے مضمون کا جواب کچھ نہیں لکھا۔ لہذا ہم بھی اسوقت کچھ نہیں لکھتے ؎

پھر بہار آئی چمن میں زخم دل آلے ہوئے
پھر میرے داغ جگر آتش کے پرکالے ہوئے

آپکو جواب کا کیا شوق ہے۔ تبلیغ حق سے مطلب ہے جواب ہو یا نہ ہو۔ (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

پھر حیرت جی اپنے داؤ گھات سے باز نہ آئے ناظرین ذرا دیدۂ غور سے ملاحظہ فرمادیں۔ حیرت صاحب نے توہین جگر گوشگان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نسبت کیا کیا گوہر افشانی کی ہے قابل دید اور لائق داد ہیں۔ ۱۵ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ کرزن گزٹ صفحہ ۸ کے دوسرے کالم میں لکھتے ہیں (بات تو ٹھیک کہی حقیقت میں ان بدنصیب شریر ناہنجار شیعان علی نے حضرت علیؓ ہی کے قتل پر صبر نہ کر کے ان کے بڑے بیٹے حسنؓ کو دھوکے سے مار ڈالا۔ جب اسپر بھی ان کی دشمنی کی بھڑکتی ہوئی آگ ٹھنڈی نہ پڑی۔ تو نہایت فریب اور سفاکی اور دغابازی سے حضرت امام حسین کو مع سب بال بچوں کے بلوا کر پریشان و برباد کر دیا۔ وہ تو خدا کے فضل سے حضرت امام حسین بچکر نکل گئے ورنہ وہ بھی اپنے خاندان کے ساتھ برباد ہو جاتے) اجی حضرت جی کوئی ایک آدھ فقرہ تو ادب کیساتھ لکھا ہوتا۔ یہ الفاظ مگر وہ نہ کسی مورخ نے لکھے اور نہ کتب اہلسنت نہ کتب خوارج میں دیکھے گئے یہ بے ادبی اور بے تہذیبی آپکی من گھڑت ہے۔ آپ کی اس عبارت پرخسارت سے صاف ظاہر ہے کہ آپکو دل میں اللہ اور اسد اللہ علی مرتضیٰ شیر خدا اور آل رسول سے ذرہ بھر محبت و عقیدت کا ذرہ برابر لگاؤ نہیں۔ اسپر بھی دعویٰ سُنّی ہونیکا لاحول ولا قوۃ حیرت جی نے تو خارجیوں کے بھی کان کاٹے وہ بھی ایسے بے تکے فقرے نہیں لکھتے سو دیکھو کس خوبصورتی اور تعظیم سے حیرت جی لکھتے ہیں۔ کہ حضرت علی کے قتل پر صبر نہ کر کے ان کے بڑے بیٹے حسنؓ کو دھوکے سے مار ڈالا۔ واہ ری تعظیم آل رسول اور واہ رے پکے محدث اور سچے مورخ کیا کہنا ہے اگر یوں لکھتے کہ ابن ملجم خارجی شقی ازلی دشمن خدا نے بندہ نفس و غلام شہوت بنکر عین نماز میں شیر خدا کو شہید کیا۔ اور یزید پلید ...... نے دولت و حشمت اور اپنے نکاح میں لانے کا لالچ دیکر جعدہ بنت اشعث سے امام حسن علیہ السلام کو زہر قاتل دلوا کر شہید کروا ڈالا۔ اگر ایسا لکھتے۔ تو کیا حیرت جی رافضی ہو جاتے یا سُنّی واہ حیرت جی آپ وہی صلح کل ہیں۔ کہ سُنّی اور شیعوں میں اتفاق کرانے چلے تھے۔ بالعکس اپنے تمام امت محمدی کے دلوں کو زخمی کر دیا۔ آپ غرض و مطلب حیرت صاحب کا یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور آل رسول امین شریفین و شہیدین اور ان کے ہمراہیان شہدائے کربلا کو کوئی فرد بشر شہید نہ کہے لفظ شہادت ان کے نام کے ساتھ ہرگز ہرگز آنا ہی نہ چاہئے۔ افسوس صد ہزار افسوس۔

جگر کس کس کو دو دل ہیں تو ہاتھوں سے او قاتل * ستمگاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو

حضرت حیرت جی کہیں تو سید ہو چلے ہوتے

قدم قدم پہ شرارت ہو بات بات میں گھات * غضب کی چال ہے اُس فتنہ گر زمانہ کی

حضرت حیرت جی نے یونہیں پہلا حضرت علیؓ کو قتل کرا دیا۔ امام حسن علیہ السلام کو مروا ڈالا امام حسینؓ کو معہ ان کے خاندان کے برباد و پریشان کرا کر دشت کربلا سے بھگا دیا دلیل و برہان کا پتہ نشان نہیں یہ آپکا طبعزاد مسلک ہے نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ والملت والدین۔ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ کبھی حیرت جی ہمارے مضمون مذکورہ بالا کا جواب حرف بحرف لکھتے اور پھر ہمارا جواب الجواب ملاحظہ فرماتے۔ تو مزہ آجاتا ناظرین و سامعین بھی تماشا دیکھتے اور صد ہا آفرین بلند کرتے لیکن جناب حیرت جی بڑے ہوشیار اور دور اندیش آدمی ہیں جنکی تعریف میں ان کے ایک ہم مسلک چیلے نے یہ شعر لکھا ہے ؎

وہ چہیتا دل کا اور سکو منہ لگ کیسی مجال * اور سپہ طرہ ہو کہ جامع ہر علوم و ہر کمال

یہ شعر مرزا صاحب ہی کی شان میں موزوں ہے۔ مرزا صاحب نے یہ شعر لطیف خاطر ربیع اخبار کیا ہے۔ ہم آئندہ کسی پرچہ میں اس شعر کی شرح بیان کرینگے۔ اور وہ کل بھید کھولینگے کہ مداح اور ممدوح کا دماغ معطر ہو جائیگا آمدم برسر مطلب۔ حیرت جی نے سوچا ہوگا۔ کہ اگر اس دیہاتی کے سوال کا جواب دیا۔ تو میرے مسلک اور عقیدہ جدیدہ کی قلعی بہت جلد کھل جائیگی۔ اسپر عمل کیا کہ ایک چپ سو کو ہرائے۔ لیکن ایسی بے موقع خاموشی حیرت جی کی شان کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہی عمل تعلیم روحانی سے اٹھا ہے۔ نہ روح القدس نزول سے عاجز ہو کر زمین و آسمان چھوڑ کر کہیں گوشہ نشین ہوئے ہیں نہ ابھی یہ طوالت کوئی صدمہ پہنچا ہے۔ ہاں اگر انتشار طبیعت و پریشانی مزاج ہے۔ تو خدا محافظ ایسا نہ ہو کہ آپ بھی جھنجھلائے ہوئے اور صلواتیں سنائیں۔ نہیں صاحب ہرگز نہیں وہ ایک مہذب آدمی ہیں ادب و تہذیب انکا شعار ہے۔ پھر آخر تم بھی تو ظریف ہو۔ تمہارا خیال ضرور کرینگے

بس حضرت رہنے دو سب اپنا مدعا کہہ جائے آفت * چالاک تری زبان بہت ہے ؎

غم ایک کا نہیں ہر نقطہ جسکو روئیں ہم * دل کو جگر کو جان کو کس کس کو روئیں ہم

ایک اور لطیفہ جہکا بُرا شگون یہ کہ سامعین کا دماغ معطر ہو جائیگا اور ناظرین کی آنکھیں چکا چوند کیا جائیں ابھی آپ یعنی حیرت صاحب بحث انکار شہادت اور توہین آل عبا سے فارغ و جانبر نہ ہوئے تھے۔ کہ سو دگی حالت میں فاتحہ حال کرنے لگے ابھی اس ترقی پر کراچیا تک نعمت غیر مترقبہ کیطرح ہاتھ لگی ہو۔ مسبر اگھیا اور پیٹ نہ بھرا سودگی بہکا کر ہاتھی ہی بیچ ہو دیہی لمبی چوڑی مضمون ضعیف و کذب و دھاؤ اور عبارتیں اور پہلے قصے کہانیاں مخالف قرآن و حدیث لکھ لکھ کر انہوں نے زعم میں حلال ہی کر ڈالا کہاں حضرت

ahmadimuslim.de

شوق سے کہاؤ۔ لیکن بلا بسم اللہ کہانا خدا آپکو نصیب کرے۔ ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ ان دو فارات سوا یا ہو۔ علمار است محمدی کو جنکی شان میں اللہ رب العزت نے کنتم خیر امت فرمایا ہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے العلماء ورثۃ الانبیاء ارشاد کیا ہو۔ صحابہ کبار سے لگا کر تابعین و تبع تابعین و آئمہ محدثین و مجتہدین و علمائے کرام و اولیاء عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین سبکو آپ غلط فہم ٹھیرا چکے ہیں آیات قرآنی میں تاویل و آثار صحابہ کی تکذیب اور احادیث نبویہ کی تکذیب کرنا ایکا آپ نے بیڑا اوٹھایا ہے اب کون باقی رہا۔ جو آپکو سود کہانے سے منع کریگا۔ اور اور آپ ان غلط فہم لوگوں کی بات کیوں ماننے چلے مگر اک ذرہ سی تکلیف آپکو کرنا ہوگی۔ کہ وفات شریف بحالت صحت میں اپنے ورثاء اور خدام سے بطور وصیت ہدایت کرنا ہوگا۔ کہ چار پانچ ہتھیار تیز و آبدار میرے واسطے میری قبر میں ضرور رکھدینا جب محشر میں اللہ جل جلالہ سود خواروں سے فرمائیگا۔ کہ لڑو واسطے اللہ سے اور اوس کے رسول سے کہہ رکہا تھا۔ اللہ میاں کے فرشتوں اور مرزا حیرت خوب ہی فہمائش کی ٹھیریگی الامان الامان اعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس من ھذا العقیدۃ والوسواس۔ اجی جناب حضرت جی صاحب خدا سے ڈرو رسول سے شرماؤ علماء سلف و خلف سے بیشتر محبت کرو۔ بیٹھے بٹھائے خدا جانے ایسے خیالات فاسدہ آپ کو کیوں سوجھتے ہیں۔ کیا اچھو خاصے سیدھے سادھے مسلمان متبع سنت رہتے ہیں۔ سندق ملنے اور عیش و عشرت حاصل ہونیکی امید نہیں ہے کیا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم بھی بہار سو دن کر دیا۔ کیا وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا پر نظر نہیں رہی۔ کیا ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین پر بہروسا نہیں رہا۔ ابہی میں اپنے حال پر افسوس کرہی رہا تہا مگر بوجہ ہمدردی آپ کے حال پر افسوس سے ہونا پڑا۔ اللہ تعالی آپکے اور ہمارے حال پر رحم کرے۔ آمین ثم آمین کیوں ظریف دعا کے بعد بہی مذاق استغفر اللہ حضرت من مذاق نہیں خدا کی قسم کیا اچھی بات ہے۔ داغ سے

ایکدن مان ہی جاؤگے ہمارا کہنا + تم کہو جاؤ بھی تیری حقیقت کیا ہے

آپ بخدمت جمیع علماء دین متین اہل سنت والجماعت کے گذارش ہے کہ آزکل صاحب ہمارے میرزا حیرت علامہ زمان ہیں ... ہم بھی بہتر چھاڑ نہ کریں اس میدان وسیع میں کو ... ہیں بلکہ خدمتگاری کو ورنہ کہاں وہ عالم درس متداولہ علم روحانی میں بحر ذخار اور روح القدس فرضی سے ہم صحبت ... اور کہاں ہیں ... کشتی اللہ رب العزت

کی مدد اور رحمت کا امیدوار لیکن بفضلہ المحق ایجلو ولا لعلی کا موقعہ آنیوالا ہے انشاء اللہ تعالی مرزا حیرت صاحب کیخدمت میں اک ذرہ سی گذارش ہے گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ وہ یہ ہو کہ اگر آپکو اقرار شہادت سے عار و انکار ہو تو آپ ذکر عدم شہادت امامین علیہ السلام و ہیج اخبار کرنا موقوف کریں اور علماء امت سلف و خلف کی توہین سے زبان بند کریں۔ سوائو اسکے جہاں بہر کی باتیں لکھا کریں ہمکو کیا غرض ہے اصل کی کیفیت اور ڈاکخانہ میں روپیہ جمع کرنیکی نسبت زندگی بخیر آئندہ کسی پرچہ میں تحریر کرینگے انشاء اللہ تعالی۔ اور ایکشعر مرزا داغ کا جو ہمارے حسب حال ہے وہ لکھکر اپنا مضمون ختم کرتے ہیں سے

دکھا شوخی شرارت سے وفائی فتنہ پردازی + تجھے کچھ اور بہی اے نرگس بیمار آتا ہے

علمائے اسلام سے سوال

یہ مشہور ہے کہ حکماء اشراقی اور مشائی ہوتے ہیں۔ مشائیوں کو سب جانتے ہیں کیا اشراقیوں کو کوئی جانتا ہے یا نہیں۔ خاکسار نے اپنے اساتذہ کو مثلاً جناب مولوی حافظ عبد المنان صاحب و مولوی غلام احمد صاحب مدرس نعمانیہ لاہور حکیم سلیم اللہ خاں صاحب لاہوری کو دریافت کیا۔ کہ حکماء اشراقی اب موجود ہیں یا نہیں کسی نے فرمایا وہ صوفیہ کرام ہیں کسی نے فرمایا وہ پہلو تھے اب نہیں کسی نے کہا موجود ہیں لیکن معلوم نہیں۔ ان اقوال انکا وجود تو ثابت نہیں ہوا۔ کیا وہ صوفیہ کرام ہیں یا علم جفر کے جاننے والے ہیں؟ اشراقیوں کے افعال گزشتہ سے تو جفر کے جاننے والوں میں ہیں۔ بلنسبت صوفیوں کے اور قلبی ریاضت بہی جفر کے جاننے والوں میں ہو جو کہتے ہیں کہ صوفی ہیں یا ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ تم کوئی صوفی دیکھا۔ جواب میں سکوت ملا۔ اب تمنا ہو کہ اگر کوئی صاحب حکیم اشراقی کو جانتا ہو۔ تو ایڈیٹر صاحب کے ذریعہ خبر دیں یا سیدھا خاکسار کو اپنا پتہ ارقام فرمادیں۔ میں نہایت شکر گذار ہونگا۔ (خاکسار کا پتہ)

وزیر آباد متصل سیالکوٹی دروازہ۔ محمد عبد الستار

تلاش گمنام

مولوی کرم الدین ساکن ... تحصیل چونیاں ضلع لاہور نوجوان گندم رنگ۔ فارغ التحصیل عربی کا۔ کیمیاگری کا طالب بہی تہا۔ انگریزی کی طرف بھی راغب تہا۔ مہرشبہ کو شوال گذشتہ میں گیا تہا۔ بعد اسکو کوئی پتہ نہیں۔ کوئی صاحب بتا کر اجر پاویں۔

حکیم ابو داؤد عبد اللہ ... کہا ئی۔ چونیاں ضلع لاہور

لے آپ بہی ایسی کریں تو ... حضرت صاحب ... تو ان کا جواب دیدیجیو گا۔ باقی ضرورت نہیں (ایڈیٹر)

ahmadimuslim.de

فتاوی

س نمبر ۱۳۱ - ایک شخص کا دادا فوت ہو گیا ہے۔ مکان ملکیت اوسکے دادا کی ہے۔ اوسکے بعد اوسکا باپ فوت ہو گیا۔ مکان میں اوسکا پوتا رہتا تھا۔ دس بیس برس ہوئے اب اوسکا دوہتا دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ میرا حق ہے۔ آپ تحریر فرماویں کہ بموجب شرع شریف کے پوتے کا کیا حق ہے۔ اور دوہتے کا کیا حق۔

(رجب جو گت نمبر ۱۹ گجرانوالہ امرتسر)

ج نمبر ۱۳۱ - اگر نواسے کی ماں یعنی مورث کی لڑکی مورث کے مرنے کے وقت زندہ تھی تو نواسہ مذکور اپنی والدہ کا حق یعنے ثلث جمیع کا لیگا۔ اور اگر باپ سے پہلے مر چکی تھی۔ تو کچھ نہیں ملیگا۔

س نمبر ۱۳۲ - غسلخانہ نہیں بالکل برہنہ ہو کر نہانا چاہیئے یا تہ بند باندھ کر۔

(حبیو اختر بیدار نمبر ۹ ۲۷)

ج نمبر ۱۳۲ - غسلخانہ نہیں برہنہ غسل کرنے کی ممانعت نہیں بشرطیکہ کوئی دیکھتا نہ ہو۔ گو بہتر یہی ہے کہ تہ بند باندھ کر نہا ئے۔

س نمبر ۱۳۳ - کوئی شخص اپنی مکان سے بلا کہنے اپنے رشتہ داروں کے اور اپنی بیوی کے کہیں کو چلا گیا ہے۔ اور نہ معلوم کہ کہاں گیا۔ اور کب آویگا۔ لہذا اوس کی عورت کب تک اوس کی آمد کا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ اور کب آویگا کب تک انتظار کریگی اور نکاح ثانی کی اجازت اوسکو کب دیکا ویگی۔ دوسرے عرض یہ ہے کہ اوسنے بعد انتظار بسیار نکاح ثانی بموجب حکم شرع کر لیا۔ اور اوس سے ایک اولاد بھی ہو گئی۔ جو ابھی شیر خوار ہے۔ اتفاق سے کہ پہلا شوہر جو گم ہو گیا تھا۔ آگیا اوسنے اپنی عورت شرع والوں سے طلب کی تو کس دعوے سے اوسکو دلائی جاویگی۔ شرع اوسکو وہ عورت دلوا دیگی یا نہیں۔ اور وہ بچہ جو شیر خوار ہے اور دوسرے خاوند سے پیدا ہوا ہے۔ پہلے ہی شوہر کو دلوایا جاویگا جسکے نطفہ سے پیدا ہوا ہے۔ (یعنی دوسرا خاوند) اوسکے پاس رکھا جاوے گا۔

(دکانے خاں سوداگر از دورالہ ضلع میرٹھ)

ج نمبر ۱۳۳ - اگر مفقود الخبر چار سال ساڑھے چار ماہ تک بالکل مفقود الخبر ہے تو عورت مذکورہ نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی فیصلہ تھا۔ امام مالک کا بھی یہی مذہب تھا۔ حنفیوں کی معتبر کتاب ہدایہ میں بھی اس حکم پر عمل کرنے کو جائز لکھا ہے۔ مدت مذکورہ کے بعد اگر نکاح ہوگا۔ تو دوسرے نکاح کے بعد کی اولاد خاوند ثانی کی ہوگی۔ پہلے خاوند کا کوئی دعوےٰ نہیں رہا۔

س نمبر ۱۳۴ - قرآن میں جو یہ ۵ یا ط لکھ ہوتے ہیں۔ انپر ٹھہرنے کا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۱۳۵ - اکیلا تو اللّٰھم اھدنی پڑھتا ہے۔ بہت ہوں تو کیا پڑھیں۔

س نمبر ۱۳۶ - ظہر اور عصر کا وقت کب ہوتا ہے۔

ج نمبر ۱۳۴ - ایسے مقامات پر ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے کا اختلاف قاریوں اور حافظوں نے پیدا کر لیا ہے۔ کسی آیت یا حدیث میں اسکا ذکر نہیں۔ حدیث شریف میں اتنا آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف پڑھتے تو حرف حرف پڑھتے۔ وکان نہ مطلق ط کا لحاظ تھا نہ ج کا بس یہ سوال کوئی مسئلہ شرعی نہیں ہے۔

ج نمبر ۱۳۵ - اکیلا ہو تو دعا اسی طرح پڑھے۔ بہت ہوں تو اللّٰھم اھدنا کہے۔ کیونکہ نا کے معنے ہیں ہمکو۔ یعنی بہت۔

ج نمبر ۱۳۶ - ہندوستان میں عام قاعدہ ظہر عصر کی پہچان کا یہ ہے۔ کہ مسجد کی دیوار رو بقبلہ کا جب سایہ نکل آوے تو ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے بشرطیکہ دیوار سیدھی ہو جھجہ وغیرہ نہو۔ اور جب دیوار کے برابر سایہ ہو جائے تو عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ایک ہی مثل کا وقت آیا ہے۔ اسی حدیث کے مطابق اکابر حنفیہ نے بھی ظہر کا وقت ایک مثل تک تسلیم کیا ہے۔ در المختار میں امام طحاوی وغیرہ سے اس قول کی تصحیح نقل کی ہے۔ اور اسی پر فتویٰ بتلایا ہے۔ حرمین شریفین میں بھی اسی پر عمل ہے۔

س نمبر ۱۳۷ - سنت و حدیث میں کیا فرق ہے۔

س نمبر ۱۳۸ - احادیث کب احاطہ تحریر میں لائی گئیں۔ ایک مسلمان کہتا ہے کہ احادیث بھی آنحضرت صلعم کی زندگی میں تحریر کی گئی تھیں جیسا کہ قرآن شریف اور دلیل یہ بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہ رض کی ایک حدیث سے پایا جاتا ہے۔ جیسا انہوں نے کہا ہے۔ کہ حضرت ابن عمر رض چونکہ

+ ان سوالوں کا اصل خط بعد تحریر جوابات کے گم ہو گیا۔ سائل اپنا مضمون سمجھ لے۔ منہ

وائی فول

احادیث قلمبند کرتے ہیں - اسلیئے مجھ سے زیادہ علم حدیث رکھتے ہیں
اسیپر وہ کہتا ہے کہ احادیث ضرور لکھی جاتی تھیں - حالانکہ خلاف اسکے
ایک حدیث بیان کیجاتی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی
طرح احادیث لکھنے سے منع کر دیا تھا - اگر کسی صحابی نے آنحضرت صلعم کے
حکم کے خلاف کیا - تو وہ گنہگار ہے -

(دنیاز مند محمد منظور الٰہی سگنیلر انچارج بٹھنڈہ)

ج نمبر ۳۱۷ - سنت طریقہ نبوی کو کہتے ہیں حدیث میں ہے فمن رغب عن سنتی فلیس منی یعنے میں اسلیئے بھیجا جاتا ہے - کہ تمہارے لئے طریقہ ہو کا جاری کر جاؤں - قرآن شریف میں ہے - قد خلت من قبلکم سنن کہ تم سے پہلے کئی ایک طریق گذر چکے ہیں سنن سنت کی جمع ہے - پس عرف شرع میں عموماً اور اصطلاح حدیث میں خصوصاً سنت کے لفظ سے طریقہ نبوی مراد ہوتا ہے - یعنے آنحضرت کا برتاؤ کہ نماز کسطرح پڑھتے - روزہ کسطرح رکھتے گھر والوں سے کیسے رہتے وغیرہ اور حدیث تین قسم ہے قولی فعلی تقریری قولی حدیث تو یہ ہے - کہ آنحضرت نے کوئی بات فرمائی ہو مثلاً یہ کرو وہ نکرو - فعلی حدیث وہ ہے - جو کیا ہو جسکو سنت کہتے ہیں - تقریری حدیث وہ ہے - جو کسی شخص نے آنحضرت کے حضور میں کوئی کام کیا ہو مگر حضور نے اس سے منع نہ فرمایا - اس سے معلوم ہوا - کہ سنت بھی حدیث کی ایک قسم ہے یعنے حدیث اور سنت میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے -

ج نمبر ۳۱۸ - بیشک حدیثیں آنحضرت کے عہد ہدایت مہد ہی میں لکھی جانی شروع ہو گئی تھیں - صحیح بخاری ہی میں کتابت العلم کا ایک باب ہے - اوس میں امام بخاری حدیث لائے ہیں - جس میں حدیثوں کے لکھنے کی اجازت ہے - ممانعت کتابت اوسیوقت تھی جبتک صحابہ کرام کو آیت اور حدیث میں تمیز نہ ہوئی تھی - کیونکہ کتب سابقہ کے لکھنے والوں نے اس عدم تمیز کیوجہ سے ملفوظات انبیاء اور نبویہ میں کوئی فرق نہ کر کے دونو کلاموں کو خلط ملط کر دیا تھا - بائیبل کے دیکھنے والوں پر یہ امر مخفی نہ ہوگا مگر جب صحابہ کو یہ تمیز حاصل ہو گئی تو اجازت بھی ہو گئی - یہ مضمون اہلحدیث کے گذشتہ نمبروں میں بھی ایک حنفی مذہب نیچری مذاق کے جواب میں نکل چکا ہے -

س نمبر ۳۱۹ - کیا فقہ حنفیہ میں مضاربت کی ایک صورت یہ بھی ہے یا ہو سکتی ہے کہ ایک شخص کسی معتبر تاجر کو ہزار روپیہ نقد دیکر کہے کہ اس روپیہ کو اپنی دوکان و تجارت میں لگاؤ اور اس روپیہ سے فائدہ اٹھاؤ تمکو اپنی تجارت میں اس روپیہ کے لگانے سے چاہے کسی قدر نفع ہو - تم صرف دس روپیہ مہینہ مجھے نفع کا دو گا اور نقصان سے مجھ کو کچھ سروکار نہ ہوگا - اصل جمع ہزار روپیہ میرا قائم رہیگا - اور تم اُسکے دیندار رہوگے - اور یہ ظاہر ہے کہ اس تاجر کو اپنی تجارت میں اس ہزار روپیہ کے لگانے سے بیس بلکہ پینتیس روپیہ ماہوار نفع کی امید ہے - آیا اس قسم کی مضاربت جائز ہے یا نہیں - بینوا توجروا (خریدار اہلحدیث از بنارس)

ج نمبر ۳۱۹ - یہ مضاربت کی قسم سے نہیں اور جائز بھی نہیں جبتک نفع اور نقصان میں شرکت نہو -

س نمبر ۳۲۰ - جو آیات یا احادیث درباره توحید نازل ہوئی ہیں محکمات سے ہیں یا متشابہات سے اگر محکمات سے ہیں تو اُن میں تاویل لینا جائز ہے یا نہیں؟

(راقم شفقت علی از بیدڑکی ضلع سہارنپور خریدار نمبر ۳۹۶)

ج نمبر ۳۲۰ - آیات متشابہات کے معنے میں بہت بڑا اختلاف ہے - خاکسار کی ناقص رائے میں آیات و احادیث متعلقہ توحید متشابہات سے نہیں اسکی مفصل بحث رسالہ آیات متشابہات مصنفہ خاکسار میں مل سکتی ہے -

س نمبر ۳۲۱ - قربانی عمر بھر ایک وقت دی جاوے یا ہر سال جیسا نماز دیا جاتا ہے ویسا ہی ادا کیا جاوے -

س نمبر ۳۲۲ - زید نے اپنی چچانی کے ساتھ فعل ناجائز کیا جس سے چچانی حاملہ ہوگی اور چند روز کے بعد اس نے حمل ساقط کر دیا - چونکہ زید کی چچانی بیوہ تھی اور اسکا یہ ناجائز فعل قاضی پر ظاہر ہوا تو قاضی صاحب اور چند مسلمان ملکر تصفیہ کئے کہ زید سے مبلغ ... روپیہ جرمانہ لیکر اس معاملہ کو صاف کر دیا - یہ معاملہ کیسا ہوا اور شرع سے کس طرح ہونا چاہیئے - صاف صریح جواب عطا ہو -

(سائل فقیر محمد مشن والا مقام ودا ... مومن آباد ضلع شہرلاہور)

ج نمبر ۳۲۱ - قربانی ہر سال سنت ہے - حدیث میں آیا ہے - جو کوئی قربانی نہ دے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے -

ج نمبر ۳۲۲ - شرع میں ایسے فعل پر سنگسار ہے مگر چونکہ سنگسار کرنا گورنمنٹ کے قانون میں نہیں ہے اسلئے برادری کے طور پر جتنی کچھ سزا بطور تعزیر کے دی جاوے مناسب ہے -

آریہ سماج کی پول - مصنفہ بابو جگت پرشاد (شیخ عبدالعزیز صاحب نومسلم) جسمیں بابو صاحب نے سوامی دیانند کی کئی ناش غلطیاں مشرح کی ہیں قابل دید قیمت حصہ اول ۲ - دوم ۳
منیجر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

مظفر نگر کی انجمن اسلامیہ کا سالانہ جلسہ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ ستمبر کو بڑی شان و شوکت سے ہوگا مولوی اسرار الحق صاحب جنکی جہاں ہوں اس نوٹس کو دیکھتے ہی شرکت جلسہ کے لئے طیار ہو جائیں اور اگر ناظرین میں سے کسی صاحب کو انکا پتہ معلوم ہو تو خاکسار کو اطلاع بخشیں۔ مولویصاحب موصوف بھی اپنی تشریف آوری کی اطلاع بخشیں (دبیر [illegible])

امرتسر میں ۲ ستمبر کو آریوں کا جلسہ تھا مسلمانوں سے بھی مباحثہ کا وقت ایک گھنٹہ تھا۔ ہر چند مسلمانوں نے کوشش کی کہ وقت زیادہ دیں۔ مگر آریوں نے ایک نہ سنی۔ حالانکہ ہندوں کو ۴ گھنٹے دئے تھے۔ آخر مسلمانوں کی طرف سے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) پیش ہوئے۔ بحث آریوں نے مقرر کردی تھی کہ "دنیا دار جزا ہے" مولوی صاحب نے سوال کیا کہ دنیا میں قالب مختلف ہیں۔ انسانی قالب دار جزا ہے یا حیوانی یا سب؟ آریہ مناظر نے جواب دیا کہ سب۔ اسپر مولویصاحب نے پنڈت لیکھرام کی کتاب ثبوت تناسخ کے صفحہ ۱۹۰ سے عبارت پڑھکر سنائی کہ انسانی قالب کرم جونی یعنی کام کرنے کے لئے ہے اور حیوانی قالب بھوگ جونی یعنی سزا خانہ ہے۔ فرمایا بتلاؤ تمہارا جواب صحیح ہے یا یہ عبارت صحیح ہے؟ آریہ مناظر نے اسکا کوئی جواب نہ دیا اور لگا بہشت اور حور وغلمان پر اعتراض کرنے۔ ہر چند مولوی صاحب قانونی طریق سے اسکو سمجھاتے کہ ایسی کجروی سے باز آؤ۔ سوال کا جواب دو۔ مگر آریہ اور حق پسندی؟ اخیر تک مولویصاحب ہر دفعہ عبارت مذکورہ پڑھتے اور پوچھتے کہ اس عبارت کے مطابق جواب دو لیکن افسوس کہ اخیر وقت تک بھی جواب نہ دے سکے۔ مولویصاحب کے طریق بیان اور لطف سخن کے لئے پھڑکتے ہوئے حسب موقع اشعار بس مجلس میں رنگ جما دیتے تھے۔ چاروں طرف سے واہ واہ کی صدا آتی تھی۔ اتنے میں نماز مغرب کا وقت ہوگیا۔ چند منٹ حکیم عبدالحق صاحب نے بھی اسی مسئلہ پر بحث کی۔ دوسرے دن مولوی احمدالدین صاحب مدرس اسلامیہ سکول نے بھی اسی مسئلہ پر سوال کئے لیکن آریہ مناظر نے اپنی اُلٹی چال نہ چھوڑی۔ یہی پوچھا گیا کہ جنت کہاں ہے کتنی ہے؟ حیف ہے ایسے مناظر پر جو اپنا منصب اور دعویٰ بھی نہ سمجھے کہ میرا دعویٰ کیا ہے اور میں کہاں گیا ہوں۔ ہر چند مولوی فاضل اُسکو کجروی سے روکتے رہے لیکن وہ باز نہ آیا۔ آخر مولویصاحب نے موزون موقع پر یہ شعر پڑھا ؎

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے ؛ دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

الراقم حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر

۲۱ اگست کو فیروزپور چھاونی کے قلعہ میں بارود کو آگ لگ گئی تمام آبادی میں سخت گھبراہٹ ہوئی مگر خدا کے فضل سے خیریت ہی رہی۔

اُسی روز امرتسر میں ایسی عمدہ بارش ہوئی کہ تمام موسم میں نہ ہوئی تھی۔

۳ ستمبر کو امرتسر میں ایک خاندان میں نکاح پر نزاع تھا۔ ایک فریق نے دولہا کو چھری سے زخمی کر دیا۔ رنگ میں بھنگ پڑگیا مقدمہ قائم ہے۔ زخمی مر گیا۔

امیر صاحب کابل کی آمد ہندوستان کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا نے خبر شائع کردی کہ امیر صاحب غالباً اگلے جاڑے کے موسم میں عید الفطر کے بعد جبکہ رمضان شریف کا مہینہ ختم ہو جاتا ہے کابل سے روانہ ہوکر براہ جلال آباد و پشاور وارد ہند ہونگے اور اسی راہ سے واپس تشریف لیجائیں گے۔ (اوآدمیت باآبادی)

سلطان المعظم نے حکم صادر فرمایا ہے کہ شریف کہ معظمہ کیلئے ایک نہایت قیمتی اور پرتکلف خلعت تیار کیا جائے (شاید مولوی احمد رضا کے مواخذہ کا انعام ہوگا؟)

امریکہ والے آجکل انگریزی زبان کی اصلاح پر بے طرح مائل ہیں (افسوس یہ ضروری کام گورنمنٹ انگریزی کو کرنا چاہئے تھا جو بالکل غافل ہے۔ انگریزی زبان جیسی قابل اصلاح ہے دنیا بھر میں شاید کوئی ہو مگر حکومت کے زور سے ترقی بھی اسی کی ہے)

ڈیرہ دون میں ایک نیا شیشے کا کارخانہ تیار ہو رہا ہے اس کارخانہ کے بانی اور مالک حال وزیر اعظم نیپال کے بھائی ہیں۔

رنگون کے ایک تار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کا چین ایک حکم جاری کرنے والا ہے کہ تمام سرکاری افسر کیفیت دار دوائی اور افیون خوری سے باز رہیں۔ (غنیمت ہے)

ایک انگریزی اخبار حساب لگا کر بتاتا ہے کہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ میں فی منٹ ۵۰ پونڈ یعنی ساڑھے سات سو روپے کا تباکو دھوئیں کی شکل میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

ایک مدراسی ہندو نے دس ہزار روپیہ لڑکیوں کی ایک پاٹشالا کے لئے دان دیا ہے۔

بعض لوگوں نے لارڈ کرزن کو مشورہ دیا ہے کہ وہ دوسری شادی کرلیں آجکل لارڈ موصوف امریکہ میں ہیں اپنی دونوں بچیوں کو انکی خالہ کے پاس چھوڑ گئے ہیں۔

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے۔ جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر اندر کل سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن اندرونی کمزوری کو ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ نہ نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت (ﷲ ۲ر)

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ ہیں۔ جو کہ سونا چاندی زعفران وغیرہ جیسی مقوی اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی گئی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسی منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں۔ وہ ان گولیوں کے استعمال سے حسب خواہش طاقت پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت فیشیشی (۵۰ گولیاں) عہ

حبوب نشاط انگیز ان گولیوں کو سونا۔ چاندی۔ مشک۔ مومیائی وغیرہ بیش بہا اجزات اول کر کے تیار کیا ہے۔ فرحت مسرت۔ خوشی۔ نشاط۔ امساک پیدا کرتی ہیں۔ زیادہ تعریف فضول امراء اور امساک کے قائلوں اور سرعت کے مریضوں کے لئے بے بہا تحفہ ہیں۔ قیمت فیشیشی (۵۰ گولیاں) عہ مع محصول

حبوب دافعہ ہیضہ یہ گولیاں ہیضہ کیلئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فیشیشی ۸ر معہ محصول

ممسک جریان اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور منی بڑھتی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔
قیمت۔ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہو سکتی) معہ محصول عہ

حب دافعہ بخار بخار چڑھتے ہی ایک گولی کھلا دو۔ ایک یا دو دست آئینگے۔ اور بخار ٹوٹ جائیگا۔ قیمت فیشیشی ۸ر مع محصول

خداوند کی ماں یہ کتاب امہات المومنین کے جواب میں ایک فاضل گریجوایٹ نے تالیف فرمائی ہے جس میں آیات اناجیل مروجہ اقوال مورخین یورپ و تفاسیر اناجیل جو موجودہ مذہب عیسوی کے تمام مسائل باطلہ کی خوب ترکیب ازالی ...

المشتہر۔ ہیرو پیرا ایجنٹ دی اسپیشلسٹ ایجنسی کٹرہ جملہ امرتسر

مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ اور ارزاں اسکتا ہے۔ اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ عہ سے عہ تک فیصدی	کلاہ سادہ ۶ر سے ۹ر تک فیصدی
״ زرین ۲ سے عہ ״ ״	״ زرین عمدہ ״ عہ ״ ״
״ اور پشمی کی ۸ر سے ״ ״	رومال ریشمی ۸ر ۱۱ر سے ״ ״
ازار بند سوتی ۲ر ״ ۴ر ״ ״	کمبل ولایتی سے ״ عہ ״ ״
״ ریشمی ۱۲ر ״ سے ״ ״	״ فوجی للعہ ״ عہ ״
تبان گرد ن باریک موٹا للعہ عہ ״	لوئی سفید عہ ״ عہ ״
جوتا ساخت لودیانہ عہ ״ للعہ ״	پٹی دیسی لمبی ״ ۱۴ر ״ فی جوڑا
״ زرین پشاوری ״ عہ ״	״ پشمینہ سے ״ عہ ״
جراب دستانہ اونی ۸ر ״ عہ ״	״ سرج عہ ״ عہ ״
״ سوتی سے ״ فی درجن	״ بڑھیا عہ ״ عہ ״
رومال سوتی عہ ״ سے ״	״ برائے کوٹ نیتان ۸ر سے ۹ر گز
فوجی زرین خاکی رنگ پختہ ۱۲ر گز عہ	چادر پشمینہ عہ ״ عہ ״
صافہ لنگی اور سے ״ عہ ״	بنیان و پاجامہ اونی عہ ״ عہ ״
״ خالی سے ״ عہ ״	״ سوتی ۷ر ״ عہ ״
لنگیں لونگی عمدہ طول ۱۴ گز عہ سے عہ	جوتی دو تہی سے ״ سے ״
چوڑی برائی لنگ ״ سے ״	باقی فہرست منگوا کر دیکھو
״ فرمائشی آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔	

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اسبابِ لنگیاں۔ کمربند۔ میڈل۔ زرین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زرین پیچ لونی و نہری و دیہری وغیرہ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کچھ تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمادیں پھر خود دیکھو کارخانہ کی سچائی اور عمدہ مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ ۔ سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ ویلیو یا روپے نقد آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

الہامات مرزا۔ ہماری پنجابی نبی مرزا قادیانی کی بڑی بڑی پیشگوئیوں کی تکذیب مدلل طور پر اس رسالہ میں کیگئی ہے قیمت ۵ر منیجر اہلحدیث امرتسر ... گئی ہیں۔ قیمت ۲ر